

تراویح کے اہم مسائل

اور

بیس رکعات کا ثبوت

حضرت مولانا مفتی عبد الرؤف سکھروی دامت برکاتہم العالیہ

- تراویح کی بیس ۲۰ رکعات ہیں
- تراویح میں عورتوں کی جماعت
- تراویح میں نابالغ بچے کی امامت
- تراویح میں داڑھی منڈے کی امامت
- تراویح پڑھانے پر اُجرت لینا
- تراویح میں غلطی بتانے کا طریقہ
- تراویح کی جماعت میں شرکت کے مسائل
- تراویح کی قضا نہیں

مکتبۃ الاسلام کراچی

تراویح کے اہم مسائل

اور

بیس رکعات کا ثبوت

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

باہتمام : شاہد محمود
مطبع : القادر پرنٹنگ پریس، کراچی
ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی
فون : 021-35016664-65
موبائل : 0300-8245793

ملنے کے پتے

- ادارۃ المعارف، دارالعلوم کراچی
- دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی
- مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مرتّب

روزہ کے ضروری فضائل اور مسائل لکھنے کے بعد ارادہ ہوا کہ تراویح کے اہم مسائل بھی لکھے جائیں کیونکہ تراویح کے مسائل بھی ہر سال پیش آتے رہتے ہیں، اس لئے اس رسالہ میں تراویح کے عام طور پر پیش آنے والے مسائل معتبر کتابوں سے جمع کئے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کو قبول فرمائیں اور مسلمانوں کے لئے نافع اور مفید بنائیں۔ آمین۔

بندہ عبدالرؤف سکھروی

۲؍شعبان ۱۴۳۰ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ!

تراویح کی بیس رکعات ہیں

سوال......تراویح کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اس کی کتنی رکعات ہیں؟ کیا حضور ﷺ سے تراویح کا کوئی ثبوت ہے؟ اگر ہے تو کتنی رکعات ثابت ہیں؟

ہمارے یہاں لوگ کہتے ہیں کہ تراویح کی نماز صرف آٹھ رکعات ہیں۔ بیس رکعات کا کوئی ثبوت نہیں ہے، اس سے عوام میں بڑا اضطراب ہے، برائے کرم آپ واضح دلائل کے ساتھ قرآن وسنت کی روشنی میں صحیح صورت متعین فرمائیں تاکہ ہماری پریشانی دور ہو اور راہِ صواب ہم پر کھل جائے اور پھر اطمینان سے اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔

جواب:......تراویح سنت مؤکدہ ہیں اور مرد وعورت دونوں کے لئے حکم ایک ہی ہے اور تراویح کی بیس رکعات ہیں اور یہ بیس رکعات سرکارِ دو عالم ﷺ اور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہیں۔ اسی لئے حضرات

تابعین، ائمۂ مجتہدین، حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ، حضرت امام شافعیؒ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک تراویح کی بیس رکعات ہیں اور حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک قول کے مطابق بھی تراویح کی بیس رکعات ہیں۔ ان چاروں برحق اماموں نے بیس سے کم تراویح کو اختیار نہیں فرمایا۔ یہی جمہور کا قول ہے اور آج تک مشرق سے مغرب تک پوری دنیا میں اسی پر اُمتِ مسلمہ کا عمل ہے، آج کل بھی مسجد الحرام مکہ مکرمہ میں، مسجدِ نبوی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) مدینہ منورہ میں تراویح کی بیس رکعات ادا کی جاتی ہیں۔ آٹھ رکعات تراویح پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں اور غلطی پر ہیں کیونکہ جن روایات میں آٹھ رکعات کا ذکر ہے اس سے تہجد کی نماز مراد ہے، تراویح کی نماز مراد نہیں ہے اور یہ دونوں نمازیں الگ الگ ہیں۔

تراویح کی بیس رکعات پر چند دلائل

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَالْوِتْرَ.
(رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہٖ)

ترجمہ

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک میں سرکارِ دو عالم ﷺ وتر اور بیس رکعات (تراویح) پڑھا کرتے تھے“۔

فائدہ: اس روایت کو ابن ابی شیبہؒ نے اپنی مصنف میں، عبد بن حمید نے

اپنی مسند میں، طبرانیؒ نے معجم کبیر میں، بیہقی نے اپنی سنن میں اور امام بغویؒ نے ''مصابیح السنہ'' میں تحریر فرمایا ہے۔ اس حدیث مرفوع کے تمام روای ثقہ ہیں سوائے ابراہیم بن عثمان کے لیکن محض ایک راوی کی وجہ سے جب کہ بعض سے اس کی توثیق بھی منقول ہے بالکل نظر انداز کرنا صحیح نہیں۔ علاوہ اس کے بہت سے آثارِ قویہ اور تعاملِ صحابہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ جس سے اس کا یہ معمولی سا ضعف بھی دور ہو جاتا ہے لہٰذا اس مسئلہ میں اس سے استدلال کرنا یقیناً درست اور صحیح ہے۔ (اعلاء السنن ص:۷۱ ج۷ بتصرف)

عَنْ يَزِيْدِ بْنِ رُوْمَانَ اَنَّهُ قَالَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ رَمَضَانَ بِثَلاَثٍ وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً. (رواه مالكؒ واسناده مرسل قوى)

ترجمہ

حضرت یزید بن رومان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں لوگ بیس رکعات (تراویح) اور تین رکعت وتر پڑھا کرتے تھے۔

عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَؓ ابْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ رَجُلاً يُصَلِّيْ بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

(رواه ابو بكر بن ابى شيبة فى مصنفة واسناده مرسل قوى)

ترجمہ

''حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ

حضرت عمر بن الخطابؓ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات تراویح پڑھائے۔

وَعَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِبْنِ رَفِیْعٍ قَالَ: کَانَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فِیْ رَمَضَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَّ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

(اخرجه ابو بكر بن ابى شيبة فى مصنفه واسنا ده حسن)

ترجمہ

حضرت عبدالعزیز بن رفیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک میں مدینہ منورہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو بیس رکعات تراویح اور تین رکعت وتر پڑھایا کرتے تھے۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّلَمِیْ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ دَعَا الْقُرَّاءَ فِیْ رَمَضَانَ فَاَمَرَمِنْھُمْ رَجُلاً یُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً قَالَ وَکَانَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُوْتِرُ بِھِمْ.. الخ.

(السنن الكبرىٰ للبيهقى ص٤٩٦ كتاب الصلوٰة جلد دوم)

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں قرّاء کو بلایا۔ پھر ان میں سے ایک قاری کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس

رکعات تراویح پڑھائے۔ راوی کا کہنا ہے کہ وتر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود پڑھایا کرتے تھے۔

فائدہ: ان روایتوں اور دیگر تصریحات سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین کے زمانہ میں بھی بیس رکعات تراویح پڑھی جاتی تھیں۔

علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''المغنی'' میں بڑے دلکش انداز سے بیس رکعات تراویح پڑھنے کے پس منظر کو اس طرح ذکر فرمایا ہے کہ تراویح کی بیس رکعات ہیں اور یہ سنتِ مؤکدہ ہیں۔ سب سے پہلے حضورِ اکرم ﷺ نے ان کا آغاز فرمایا، دو یا تین شب آپ ﷺ نے ان کی باقاعدہ جماعت فرمائی، جب آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا انتہائی شوق وجذبہ دیکھا تو آپ ﷺ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ نمازِ تراویح امت پر فرض نہ ہو جائے اس لئے آپ ﷺ نے اس کی جماعت ترک فرمادی، اور حضراتِ صحابۂ کرام انفرادی طور پر تراویح پڑھتے رہے، یہاں تک کہ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آ گیا، آپ انتہائی غور وفکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ حضورِ اکرم ﷺ کے وصال کے بعد اب ان کی فرضیت کا کوئی امکان نہیں، لہٰذا اسے پھر جماعت کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔ بالآخر آپ نے اس کا فیصلہ فرمالیا، اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تراویح کی امامت پر مقرر فرمایا۔ حضرات صحابہؓ میں سے کسی نے آپ کے اس فیصلہ پر نکیر نہیں فرمائی، بلکہ بخوشی اس پر عمل شروع کردیا اور روایاتِ صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت فاروق

اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعبؓ کو بیس رکعات پڑھنے کا حکم فرمایا تھا، صحابۂ کرامؓ حضرت فاروق اعظمؓ کے دور میں بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے، اسی پر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اجماع ہوگیا اور ''اجماع'' خود مستقل حجتِ شرعیہ ہے۔ اس لئے بیس رکعات تراویح کے ثبوت میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے، یہی راہِ حق ہے اور اس کو چھوڑنا گمراہی ہے۔ (المغنی ص۷۹۹ ج ا بزیادہ)

تراویح کا وقت

سوال..... تراویح کا وقت عشاء کے فرضوں سے پہلے ہے یا بعد میں؟ اگر کوئی شخص فرضوں سے پہلے تراویح پڑھ لے اور بعد میں عشاء کے فرض ادا کرلے تو کیا اُس کی تراویح درست ہو جائیں گی نیز تراویح کا وقت کب تک باقی رہتا ہے؟

جواب..... نمازِ تراویح کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد شروع ہوتا ہے اور صبح صادق تک رہتا ہے۔ نمازِ عشاء سے پہلے اگر تراویح پڑھی جائیں گی تو اس کا شمار تراویح میں نہ ہوگا۔ فرضوں کے بعد تراویح دوبارہ پڑھنی ہوں گی۔

(فتاویٰ محمودیہ بحوالہ درمختار ص:۳۷۴ ج ا والاختیار ص:۶۹ ج ا)

سوال..... تراویح اور وتر سب پڑھ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ امام یا منفرد کو عشاء کے فرض میں کچھ سہو ہوگیا تھا جس کی وجہ سے عشاء کی نماز نہیں ہوئی تو کیا صرف عشاء کے فرض لوٹائیں گے یا عشاء کے فرض کے ساتھ ساتھ تراویح اور وتر سب دوبارہ پڑھنے ہوں گے؟

جواب..... تراویح عشاء کے تابع ہیں لہٰذا جیسے اگر کوئی شخص عشاء سے

پہلے تراویح پڑھ لے تو تراویح نہیں ہوں گی۔ اسی طرح اگر عشاء کے فرض فاسد ہو جائیں اور منفرد یا امام تراویح پڑھ چکا ہے تو فرضوں کے لوٹانے کے ساتھ تراویح بھی لوٹائی جائیں گی خواہ تراویح تمام پڑھ چکا ہو یا بعض، البتہ وتر کے لوٹانے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ عشاء کے تابع نہیں ہیں۔ (ہندیہ وکبیری)

تراویح کی نیت

سوال......تراویح کی نیت کس طرح کرنی چاہئے؟

جواب......تراویح کی نیت یوں کرنی چاہئے:

''یا اللہ آپ کی رضا کے لئے تراویح پڑھتا ہوں'' ......یا

''یا اللہ اس وقت کی سنت ادا کرتا ہوں'' ......یا

''رمضان المبارک کے قیام لیل کی نماز ادا کرتا ہوں'' ......یا

''امام کی اقتداء میں تراویح پڑھ رہا ہوں'' ......یا

''یا اللہ امام جو نماز پڑھا رہا ہے میں بھی وہی نماز ادا کرتا ہوں''

ان میں سے جو بھی نیت کی جائے تراویح ادا ہو جائیں گی۔ (خانیہ)

مسئلہ: مطلقاً نماز یا نوافل کی نیت پر اکتفاء نہیں کرنا چاہئے۔ (خانیہ)

تراویح میں پورا قرآنِ کریم پڑھنا

سوال......تراویح میں پورا قرآنِ کریم پڑھنا افضل ہے یا سنت؟ واضح فرمائیں۔

جواب......تراویح میں ایک مرتبہ قرآنِ شریف ختم کرنا (پڑھ کر یا سن

کر) سنت ہے۔ دو مرتبہ فضیلت ہے اور تین مرتبہ افضل ہے۔ لہٰذا اگر تراویح کی ہر رکعت میں تقریباً دس آیتیں پڑھی جائیں تو ایک مرتبہ قرآنِ کریم بہ سہولت ختم ہو جائے گا اور مقتدیوں کو بھی گرانی نہ ہوگی تاہم لوگوں کی سستی کی وجہ سے حتی الامکان سنت کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔ (درِمختار وخانیہ)

مسئلہ: جو لوگ حافظ ہیں ان کے لئے فضیلت یہ ہے کہ مسجد سے واپس آکر بیس رکعات (نفل) اور پڑھا کریں تاکہ دو مرتبہ ختم کرنے کی فضیلت حاصل ہو جائے۔ (خانیہ)

مسئلہ: ہر عشرہ میں ایک مرتبہ قرآنِ کریم ختم کرنا افضل ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ بحوالہ بحر)

مسئلہ: اگر مقتدی اس قدر ضعیف اور کاہل ہوں کہ ایک مرتبہ بھی پورا قرآن شریف نہ سن سکیں بلکہ اس کی وجہ سے جماعت چھوڑ دیں تو پھر جس قدر سننے پر وہ راضی ہوں اس قدر پڑھ لیا جائے یا الم تر کیف (سورۂ فیل) سے پڑھ لیا جائے (بحر) لیکن اس صورت میں ختمِ قرآنِ کریم کی سنت کے ثواب سے محروم رہیں گے۔ (فتاویٰ محمودیہ بحوالہ خانیہ)

مسئلہ: ستائیسویں شب کو قرآنِ کریم ختم کرنا مستحب ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ بحوالہ بحر)

مسئلہ: اگر اپنی مسجد کا امام قرآن شریف ختم نہ کرے تو پھر کسی دوسری مسجد میں جہاں پر ختم ہو تراویح پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں (کبیری) کیونکہ ختم کی سنت وہیں حاصل ہوگی۔ (فتاویٰ محمودیہ)

مسئلہ: اگر اپنی مسجد کے امام صاحب قرآن شریف غلط پڑھتے ہوں تو دوسری مسجد میں تراویح پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ بحوالہ ہندیہ)

ایک یا تین یا سات راتوں میں قرآنِ کریم ختم کرنا

سوال...... آج کل بعض شہروں میں کسی جگہ ایک رات میں تراویح کے اندر قرآنِ کریم ختم کیا جاتا ہے اور بعض جگہ تین راتوں میں اور بعض جگہ سات راتوں میں، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب...... اگر ایک رات میں یا تین یا سات راتوں میں تراویح کے اندر قرآنِ کریم اس طرح ختم کیا جائے کہ قواعدِ تجوید کے مطابق صاف صاف اور بالکل صحیح طریقہ سے پڑھا جائے۔ حروف نہ کاٹے جائیں اور صرف **یعلمون تعلمون** سنائی نہ دے بلکہ کلام پاک اچھی طرح سامعین کی سمجھ میں آئے اور نمازی خوش دلی سے اس میں شریک ہوں تو اس طرح ختم کرنا جائز ہے۔ شرعاً کچھ مضائقہ نہیں ہے، لیکن اگر قرآنِ کریم صاف اور صحیح نہ پڑھا جائے، حروف کٹنے لگیں، سامعین کو سوائے **یعلمون تعلمون** کے کچھ سمجھ میں نہ آئے جیسا کہ بعض جگہ صورتحال اسی طرح ہے تو پھر اس طرح پڑھنا درست نہیں ہے، اس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

تراویح میں عورتوں کی جماعت

سوال...... تراویح میں عورتوں کی جماعت کیسی ہے جب کہ امام بھی عورت ہو اور مقتدی بھی عورت ہو؟ اسی طرح جو عورت حافظِ قرآن ہو اور تراویح میں سنائے بغیر اس کا قرآنِ کریم حفظ نہ رہ سکتا ہو، بھولنے کا اندیشہ ہو تو کیا ایسی حافظہ عورت گھر کے

اندر عورتوں کی جماعت میں تراویح کے اندر قرآنِ کریم سنا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب:......عورتوں کی جماعت کے بارے میں اصل حکم یہی ہے کہ ان کی جماعت مکروہِ تحریمی ہے اگرچہ تراویح میں ہو، اس لئے خواتین کو تراویح اور وتر کی نماز بغیر جماعت کے الگ الگ پڑھنی چاہئے۔ البتہ جو عورت قرآنِ کریم کی حافظہ ہو اور تراویح میں سنائے بغیر حفظ رکھنا مشکل ہو اور بھولنے کا قوی اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں عورتوں کی جماعتِ تراویح میں حافظہ عورت کو قرآنِ کریم سنانے کی کوئی تصریح تو نہیں ملی لیکن مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ بلا تداعی (بغیر اعلان کے) صرف گھر کی خواتین کو حافظہ عورت کے قرآنِ کریم کی یادداشت محفوظ رکھنے کی غرض سے اس شرط کے ساتھ اجازت دیا کرتے تھے کہ حافظہ عورت کی آواز گھر سے باہر نہ جائے اور تداعی سے پرہیز کیا جائے۔ تداعی سے پرہیز کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اندر دو باتوں میں سے کوئی بات نہ پائی جائے۔ ایک یہ کہ اس کے لئے باقاعدہ اہتمام کر کے خواتین کو نہ بلایا جائے۔ دوسری یہ کہ اگرچہ اہتمام سے خواتین کو نہیں بلایا، لیکن اقتداء کرنے والی خواتین کی تعداد امام خاتون کے علاوہ دو یا تین سے زیادہ نہ ہو۔

حضرت مفتیٔ اعظمؒ کی اس اجازت کی تائید ذیل کی تصریحات سے ہوتی ہے بلکہ آخری تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ حافظہ خاتون کی اگر صرف ایک ہی خاتون مقتدی ہو اور دونوں برابر کھڑی ہوں تو اس میں کچھ کراہت نہیں۔

بہر حال جہاں تک ہو سکے حافظہ خواتین کو بھی تراویح کی جماعت سے پرہیز کرنا چاہئے البتہ بوقتِ ضرورت شرائط مذکورہ کے ساتھ مذکورہ گنجائش پر عمل

کر سکتی ہیں۔

(وفی خلاصة الفتاویٰ: امامة المرأة للنساء جائزة الاان صلاتهن فرادیٰ افضل (ج ا ص:۱۴۷)

قوله ویکره تحریماجماعة النساء لان الامام إن تقدمت لزم زیادة الکشف وان وقفت وسط الصف لزم ترک المقام مقامه وکل منهما مکروه کمافی العنایة وهذا لا یقتضی عدم الکراهة لواقتدت واحدة فقط محاذیة لفقد الامرین ا ه)

(طحطاوی علی الدر ص: ۲۴۵، ج ۱، تبویب رجسٹر ۳۸/ ۳۵۷، الف)

تراویح میں نابالغ بچے کی امامت

سوال...... نابالغ بچہ کلام پاک کا حافظ ہے کیا وہ مردوں کو تراویح پڑھا سکتا ہے؟

جواب...... مختار اور صحیح قول یہ ہے کہ نابالغ بچہ چاہے قریب البلوغ ہی کیوں نہ ہو، تراویح میں بالغوں کی امامت نہیں کر سکتا اور ان کو تراویح نہیں پڑھا سکتا۔ (ہدایہ ودرمختار)

مسئلہ: نابالغ کو تراویح کے لئے امام بنانا درست نہیں (کبیری) البتہ اگر وہ نابالغوں کی امامت کرے تو جائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ بحوالہ خانیہ)

تراویح میں جماعت کا حکم

سوال...... تراویح جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنا واجب ہے یا

سنت؟ وضاحت فرمائیں نیز تراویح کی جماعت اگر گھر میں کرلی جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟

جواب...... تراویح مسجد میں باجماعت پڑھنا سنتِ کفایہ ہے یعنی مسجد میں اگر تراویح کی جماعت نہ ہو اور تمام اہلِ محلّہ تراویح کی جماعت کو چھوڑ دیں تو تمام اہلِ محلّہ گنہگار ہوں گے اور تارکینِ سنت بھی، اور اگر بعض نے باجماعت مسجد میں اور بعض نے باجماعت گھر میں ادا کی تو ترکِ سنت کا گناہ تو نہ ہوگا مگر گھر میں تراویح پڑھنے والے مسجد کی فضیلتِ عظمیٰ اور جماعتِ مسجد کی فضیلت سے محروم رہیں گے، دوسرا قول یہ ہے کہ تراویح کی جماعت سنتِ کفایہ نہیں بلکہ ہر ہر شخص پر جماعت سے تراویح پڑھنا مستقل سنت ہے لہٰذا اگر کوئی شخص جماعت چھوڑ دے چاہے مسجد ہی میں تراویح ادا کرے پھر بھی ترکِ سنت کا گناہ ہوگا۔ (شامی وکبیری)

امداد الفتاویٰ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مصالح دین کے پیشِ نظر اسی قولِ ثانی پر فتویٰ ہونا چاہیے، اس لئے پورے اہتمام کے ساتھ مسجد میں جماعت کے ساتھ تراویح ادا کرنی چاہئیں اور بلاضرورت گھر میں تراویح کی جماعت کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

مسئلہ: گھر پر تراویح کی جماعت کرنے سے بھی جماعت کی فضیلت حاصل ہوجائے گی اور جماعت سے تراویح پڑھنے کی بھی سنت ادا ہوجائے گی لیکن مسجد میں پڑھنے کا جو ستائیس درجہ ثواب ہے وہ نہیں ملے گا۔

(فتاویٰ محمودیہ بحوالہ کبیری ص ۳۸۴)

مسئلہ: تراویح کی جماعت عشاء کی جماعت کے تابع ہے (لہٰذا عشاء کی جماعت سے پہلے تراویح جائز نہیں) اور جس مسجد میں عشاء کی جماعت نہیں ہوئی وہاں پر تراویح کو بھی جماعت سے پڑھنا درست نہیں۔

(فتاویٰ محمودیہ بحوالہ کبیری ص:۳۹۱)

مسئلہ: ایک شخص تراویح پڑھ چکا ہے امام بن کر یا مقتدی ہوکر۔ اب اسی شب میں اس کو امام بن کر تراویح پڑھنا درست نہیں، البتہ دوسری مسجد میں اگر تراویح کی جماعت ہورہی ہو تو وہاں جاکر (بہ نیتِ نفل) جماعت میں شریک ہونا بلا کراہت جائز ہے۔ (کبیری ص:۳۸۹)

مسئلہ: ایک امام کے پیچھے فرض اور دوسرے کے پیچھے تراویح اور وتر پڑھنا بھی جائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ بحوالہ کبیری)

مسئلہ: کسی مسجد میں ایک مرتبہ تراویح کی جماعت ہوچکی ہو تو دوسری مرتبہ اسی شب میں تراویح کی جماعت جائز نہیں لیکن تنہا تنہا پڑھنا درست ہے۔
(فتاویٰ محمودیہ بحوالہ بحر)

تراویح میں داڑھی منڈے کی امامت

سوال...... بعض حفاظ ایسا کرتے ہیں کہ تمام سال داڑھی منڈواتے یا کترواتے رہتے ہیں اور ماہِ رمضان سے کچھ عرصہ پہلے داڑھی چھوڑ دیتے ہیں، رمضان تک کچھ ہلکی ہلکی سی داڑھی نکل آتی ہے پھر لوگ انہیں تراویح پڑھانے کے لئے امام مقرر کرلیتے ہیں اور رمضان کے بعد یہ حفاظ حسبِ سابق دوبارہ داڑھی منڈوا یا کتروا لیتے ہیں تو ایسے حفاظ کے پیچھے تراویح پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:...... حضورِ اکرم ﷺ کی حدیث سے (جو آگے آرہی ہے) داڑھی کا چھوڑنا اور زیادہ کرنا اور مونچھوں کا کتروانا اور کم کرنا ثابت ہے اور داڑھی جب کہ ایک مٹھی سے کم ہو تو اس کا منڈوانا یا کتروانا شرعاً بالکل ناجائز ہے لہٰذا جو حفاظ ایک مٹھی سے کم داڑھی کو منڈواتے یا کترواتے ہیں، وہ ارتکابِ حرام کی وجہ سے فاسق ہیں (خواہ دوسری باتوں میں کتنے ہی نیک ہوں مگر ان باتوں سے یہ فسق ختم نہیں ہوسکتا) اور فاسق کے پیچھے تراویح پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے یعنی حرام کے قریب ہے اور ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں ہے۔

ہر مسجد کی انتظامیہ کا فرض ہے کہ اچھی طرح دیکھ بھال کر تراویح کے لئے حافظ مقرر کرے۔ اس میں قرابت داری یا باہمی تعلقات کی رعایت کرکے فاسق کو امام مقرر کرنا جائز نہیں ہے، جو انتظامیہ ایسا کرے گی وہ گناہ گار ہوگی اور لوگوں کی نمازیں خراب کرنے کا وبال بھی انہی پر ہوگا۔ لہٰذا تراویح کے لئے ایسا حافظ منتخب کریں جو ظاہراً بھی باشرع، متقی، پرہیز گار ہو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَالِفُوْا الْمُشْرِكِیْنَ اوفروا اللُّحٰی وَاحفُواالشَّوَارِب وَفِیْ رِوَایَةٍ اُنهكوا الشوارب وَاعْفُوا اللُّحٰی. متفق علیه (مشکوٰۃ ص: ۳۸۰)

البتہ اگر کوئی حافظ داڑھی منڈانے یا کتروانے کے گناہ سے سچے دل کے ساتھ توبہ کرلے اور آثار وقرائن سے نمازیوں کو یا انتظامیہ کو اس کی توبہ پر اطمینان ہو تو بعد توبہ صادقہ کے اس کو تراویح میں امام بنالینا درست ہے۔

تراویح پڑھانے کی اُجرت

سوال......(۱) تراویح میں قرآنِ کریم سنانے کی اجرت دے کر تراویح پڑھوانا کیسا ہے؟ بعض حفاظ صاف صاف اجرت کا معاملہ طے کرتے ہیں، بعض یوں کہہ دیتے ہیں کہ جو آپ چاہیں دے دینا، بعض کچھ نہیں کہتے مگر لینے کی نیت ہوتی ہے، کسی جگہ متولی صاحب کہہ دیتے ہیں کہ اپنی خوشی سے جو چاہیں گے دے دیں گے، تو اس طرح کی اجرت کا تعین مشروط یا معروف طور پر شرعاً درست ہے؟

(۲) بعض جگہ رقم کے علاوہ جوڑا بھی بنا کر دیتے ہیں اور بعض مساجد میں ختمِ قرآن کے موقع پر یا اس سے پہلے تراویح پڑھانے والے کی امداد کرنے کے لئے لوگوں سے باقاعدہ چندہ جمع کیا جاتا ہے اور تراویح پڑھانے والے کو دے دیا جاتا ہے، اس کے لینے کا کیا حکم ہے؟

(۳) بعض لوگ انفرادی طور پر تنہائی میں امام صاحب کی کچھ مدد کر دیتے ہیں۔ پہلے سے کچھ طے نہیں ہوتا، نہ ملنے کی اُمید ہوتی ہے تو اس کا لینا جائز ہے یا نہیں؟ نیز حافظ صاحب مسجد کی انتظامیہ سے اپنی آمد و رفت کا خرچہ لے سکتے ہیں یا نہیں؟ اسی طرح اگر تراویح پڑھانے کے لئے حافظ صاحب دوسرے شہر میں جائیں اور وہاں قیام کریں تو وہاں کے قیام کا خرچہ بھی لے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب......(۱،۲) تراویح میں کلام پاک پڑھنے کی اجرت خواہ مشروط ہو یا معروف ہو جیسا کہ عام طور پر رائج ہے کہ کسی نہ کسی عنوان سے لینا دینا لازم سمجھا جاتا ہے اور حفاظ بھی ایسی جگہ کی تلاش میں ہوتے ہیں جہاں زیادہ ملنے کی

امید ہو، حتیٰ کہ اگر دوسرے شہر جانا پڑے تو اس کو بھی برداشت کرتے ہیں اور اگر کسی جگہ کچھ امید ملنے کی نہ ہو تو وہاں نہیں جاتے، بلانے پر بھی عذر کر دیتے ہیں اور اگر زبان سے نہ کہیں مگر دل میں ملنے یا لینے کی نیت ہوتی ہے تو ان سب صورتوں میں ہدیہ چندہ اور اعانت کے عنوان سے جو کچھ نقدی یا جوڑا دیا جاتا ہے، ان کا لینا حرام ہے، کیونکہ قرآنِ کریم پڑھنا عبادت ہے اور عبادت پر اجرت لینا حرام ہے۔

بعض حضرات اس کو اذان و اقامت اور تعلیم وعظ کے مسئلے پر قیاس کر کے جائز کہتے ہیں مگر ان کا یہ قیاس غلط ہے کیونکہ اصل مسئلہ ان میں بھی عدم جواز ہی کا ہے مگر متاخرین فقہاء نے ضروریاتِ شرعی کی وجہ سے ان کو مستثنیٰ کیا ہے اور تراویح میں قرآن سنانا ضروریاتِ دین میں سے نہیں ہے، لہٰذا اس کی اجرت حرام رہے گی۔ (امداد الفتاویٰ ص ۲۹۰ ج ۱ میں اس مسئلہ پر مفصل بحث کی گئی ہے)

لہٰذا اگر خالص لوجہ اللہ تراویح پڑھانے والا حافظ نہ ملے تو تراویح الم ترکیف سے پڑھ لی جائیں۔

(۳) اگر کسی حافظ نے خالص اللہ کی رضا کے لئے قرآنِ کریم سنایا اور معروف یا مشروط طور پر کچھ نہ ٹھہرایا اور نہ لینے کا کوئی ارادہ تھا۔ پھر اتفاق سے کسی نے کچھ پیش کر دیا تو اس کا لینا درست ہے۔ یہ اجرت کے حکم میں داخل نہیں ہے۔

تراویح کے لئے اُجرت پر امام مقرر کرنا

سوال...... جس طرح پانچ وقت کی نمازوں کے لئے اجرت پر امام مقرر

کیا جاتا ہے، اسی طرح ماہِ رمضان میں تراویح پڑھانے کے لئے کسی حافظ کو اجرت پر امام مقرر کرنا کیسا ہے، جائز ہے یا نا نہیں؟

جواب...... چونکہ مقصودِ اصلی یہاں امامت نہیں ہے بلکہ تراویح میں قرآنِ کریم کا ختم ہے، اس لئے اس پر جو اجرت لی اور دی جائے گی وہ ختمِ قرآنِ کریم کی وجہ سے ہوگی نہ کہ محض امامت کی وجہ سے، لہٰذا یہ اجرت ناجائز ہوگی، اور قرآنِ کریم کی اجرت حلال کرنے کے لئے یہ حیلہ اختیار کرنا درست نہ ہوگا۔ (ملخص از فتاویٰ دار العلوم مدلل)

ہر چار رکعت پر جلسۂ استراحت اور اسکی دعاء

سوال...... تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد بیٹھنے کا کیا حکم ہے؟ کتنی دیر بیٹھنا چاہئے اور اس میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب...... ہر ترویحہ پر یعنی چار رکعت پڑھ کر اتنی ہی دیر یعنی چار رکعت کے موافق جلسۂ استراحت کرنا مستحب ہے۔ اسی طرح پانچویں ترویحہ یعنی بیس رکعات کے بعد وتر سے پہلے بھی جلسۂ استراحت مستحب ہے لیکن اگر مقتدیوں پر جلسۂ استراحت سے گرانی ہوتی ہو تو نہ بیٹھے۔ (عالمگیری) اور جلسۂ استراحت میں اختیار ہے کہ تسبیح، قرآن شریف، نفلیں جو دل چاہے پڑھتا رہے۔ اہلِ مکہ کا معمول طواف کرنے اور دو رکعت نفل پڑھنے کا ہے اور اہلِ مدینہ کا معمول چار رکعت پڑھنے کا (کبیری) اور اس دوران یہ دعا بھی منقول ہے۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ

الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَایَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَاوَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ نَسْتَغْفِرُ اللهَ وَنَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ.

(فتاویٰ محمودیه بحواله شامی)

مسئلہ: دس رکعت پر جلسۂ استراحت کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔(فتاویٰ محمودیہ بحوالہ کبیری)

جلسۂ استراحت میں زور سے درود پڑھنا

سوال...... ہمارے یہاں ہر تراویح کی چار رکعت کے بعد جلسۂ استراحت کرتے ہیں اور ہر جلسۂ استراحت میں امام اور تمام مقتدی بآواز بلند درود اور کلمۂ توحید واستغفار پڑھتے ہیں۔ایسے پڑھنا کیسا ہے، کتبِ فقہ سے جواب دیں؟

جواب...... دعاء ودرود آہستہ پڑھنا افضل ہے۔قرآنِ کریم میں ارشاد ہے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً. (الآية)

ترجمہ

''تم اپنے رب کو آہستہ اور عاجزی کے ساتھ پکارو''۔(فتاویٰ محمودیہ)

ایک سلام سے بیس تراویح پڑھنا

سوال......تراویح کی کتنی رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا جائز ہے؟ تفصیلی جواب دیجئے۔

جواب...... تراویح کی دو رکعت ایک سلام سے پڑھنا افضل ہے اور چار رکعت بھی ایک سلام سے پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور آٹھ رکعات بھی ایک سلام سے پڑھنا مکروہ نہیں (مگر ہر ترویحہ پر جلسۂ استراحت کی فضیلت حاصل نہ ہوگی) البتہ آٹھ رکعات سے زائد ایک سلام سے تراویح ادا کرنا خلافِ اولیٰ اور مکروہ ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ بحوالہ کبیری)

تراویح عشاء کے تابع ہیں

سوال...... زید جب مسجد میں آیا تو دیکھا کہ عشاء کی نماز ہوگئی ہے اور تراویح ہو رہی ہے تو اب زید پہلے عشاء کے فرض پڑھے یا تراویح میں شریک ہوجائے؟

جواب...... زید کو چاہیے کہ پہلے عشاء کی نماز پڑھے یعنی چار فرض اور دو سنت پڑھے اور پھر تراویح میں شریک ہو، کیونکہ تراویح عشاء کے فرض کے تابع ہیں۔ اور اس دوران جو تراویح کی رکعات رہ جائیں انہیں دو ترویحوں کے درمیان جلسۂ استراحت کے وقت پوری کرلے، اگر یہاں موقع نہ ملے تو وتر پڑھنے کے بعد پڑھے۔ (ہندیہ)

اکیلے عشاء کے فرض پڑھنے والے کا جماعت سے وتر پڑھنا

سوال...... زید نے عشاء کے فرض بغیر جماعت کے پڑھے اور تراویح میں امام کے ساتھ شریک ہوگیا تو اب وتر بھی جماعت سے پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔ نیز اگر تراویح کی کچھ رکعت رہ گئی ہوں تو بھی وتر کی جماعت میں شرکت کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب...... زید نے اگرچہ عشاء کے فرض جماعت سے نہ پڑھے ہوں مگر تراویح اور وتر میں امام کے ساتھ شریک ہوسکتا ہے۔ اور اگر کچھ تراویح باقی رہ گئی ہوں تو انہیں وتر ادا کرنے کے بعد ادا کرے۔ (ہندیہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر زید نے عشاء کے فرض جماعت سے نہیں پڑھے بلکہ تنہا پڑھے ہیں، تب بھی وہ تراویح اور وتر کی نمازوں میں امامت کرسکتا ہے۔

تراویح کے شروع میں لوگوں کا بیٹھے رہنا

سوال...... تراویح کے شروع ہونے کے وقت بعض لوگ پیچھے بیٹھے رہتے ہیں یا کسی دوسرے کام میں مشغول ہوجاتے ہیں اور امام جب رکوع میں جاتا ہے تو یہ لوگ کھڑے ہوکر رکوع میں شامل ہوجاتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب...... اس طرح کرنا مکروہ اور منع ہے کیونکہ اس میں نماز پڑھنے میں سستی کا اظہار ہے جو منافقین کے عمل کے مشابہ ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ بحوالہ خانیہ)

مسئلہ: جس شخص پر نیند کا غلبہ ہو اس کو چاہئے کہ کچھ دیر سو رہے، اس کے بعد تراویح پڑھے۔ (شامی)

مسئلہ: تراویح کو شمار کرتے رہنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ اکتا جانے کی علامت ہے۔ (خانیہ)

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ شب کا اکثر حصہ تراویح میں خرچ کیا جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ بحوالہ بحر)

تراویح پورے ماہ پڑھنا سنّت ہے

سوال...... تراویح میں جب قرآن پاک ختم ہوجاتا ہے تو بعض لوگ

تراویح بھی چھوڑ دیتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب...... یہاں دو چیزیں جدا جدا سنّت ہیں۔ ایک تو تراویح میں قرآن پاک کا ختم کرنا جو مستقل الگ سنّت ہے۔ اور دوسری! پورے مہینے تراویح پڑھنا۔ یہ علیحدہ سنّتِ مؤکدہ ہے۔ تراویح رمضان کا چاند نظر آنے پر شروع ہوتی ہیں اور عید الفطر کا چاند نظر آنے پر ختم ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ اگر کلام پاک کسی جگہ ایک رات یا تین راتوں یا سات راتوں یا دس پندرہ روز میں ختم ہو جائے تو بھی بقیہ رمضان میں روزانہ تراویح پڑھنی ہوں گی۔ کیونکہ یہاں ایک سنت ختم قرآن تو مکمل ہوگئی، مگر دوسری سنّت تراویح باقی ہے، لہٰذا ختم قرآن کے بعد رمضان کی جتنی راتیں باقی ہوں ان میں بھی تراویح جماعت سے پڑھنی چاہئیں۔ (ہندیہ)

رکعات تراویح میں شبہ کے مسائل

سوال رکعات تراویح کے بارے میں مقتدی حضرات کے درمیان اختلاف ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ اٹھارہ ہوئیں اور بعض کہتے ہیں کہ بیس ہوئیں اور ہر فریق کو اپنی بات کا پورا یقین ہے، تو اب کس کا قول معتبر ہوگا؟

جواب امام جس طرف ہوگا اس جماعت کا قول معتبر ہوگا۔

فان اختلفوا و کان الإمام مع بعضهم رجح اذا ادعی کل فریق الیقین. (کبیری صفحه ۳۸۷)

سوال...... امام نے دو رکعت تراویح پڑھ کر سلام پھیرا تو مقتدیوں میں اختلاف ہوا۔ بعض کہتے ہیں دو رکعت ہوئیں، بعض کہتے ہیں تین ہوئیں تو اب

امام کس کی بات مانے اور اگر امام کو بھی شک ہو جائے تو کس بات پر عمل کرے؟

جواب...... اگر امام کو بھی یقین ہے کہ دو رکعت ہوئی ہیں، تب تو امام ہی کی بات معتبر ہوگی، مقتدیوں کی بات کا اعتبار نہ ہوگا، لیکن اگر خود امام کو بھی شک ہو جائے تو اس صورت میں مقتدیوں میں جو لوگ امام کے نزدیک سچے اور قابل اعتبار ہیں ان کی بات مانی جائے گی۔ (قاضی خان ص ۲۳۹ جلد ا، کبیری ص ۳۸۷)

سوال...... تراویح کی رکعات میں امام کو شک ہو گیا کہ اٹھارہ ہوئی ہیں یا بیس؟ اور مقتدیوں میں بھی اختلاف ہے اور امام کو مقتدیوں میں سے کسی کی بات کا یقین بھی نہیں ہے، تو ایسی صورت میں امام کیا کرے؟

جواب...... جب یہ صورت پیش آئے تو سمجھا جائے گا کہ گویا سب لوگ شک میں مبتلا ہیں۔ جس کا حکم یہ ہے کہ بغیر جماعت کے سب لوگ علیحدہ علیحدہ دو رکعت تراویح پڑھیں، جس میں انہیں شک ہوا ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ بحوالہ قاضی خان ص ۲۳۹ ج ا، کبیری ص ۳۸۷)

مسئلہ: اگر اٹھارہ رکعت پڑھ کر امام سمجھا کہ بیس تراویح پوری ہو گئیں اور وتروں کی نیت باندھ لی مگر دو رکعت وتر پڑھ کر یاد آیا کہ دو رکعت تراویح باقی رہ گئی ہیں۔ اور اسی وقت دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو یہ وتر کی نیت سے پڑھی ہوئی دو رکعتیں تراویح میں شمار نہ ہوں گی۔ (فتاویٰ محمودیہ بحوالہ خانیہ)

مسئلہ: اگر وتر پڑھنے کے بعد یاد آیا کہ تراویح کی دو رکعتیں رہ گئیں ہیں تو اس کو بھی جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

مسئلہ: اگر وتر کے بعد میں یاد آیا کہ ایک مرتبہ صرف ایک ہی رکعت

پڑھی گئی اور دو رکعت پوری نہیں ہوئی تھیں اور کل تراویح انیس ہوئی ہیں تو صرف انہی دو رکعت کا اعادہ ہوگا اور اس کے بعد کی تمام تراویح کا اعادہ نہ ہوگا۔

(فتاویٰ محمودیہ بحوالہ کبیری)

مسئلہ: جب فاسد رکعات کا اعادہ کیا جائے تو اس میں جس قدر قرآن شریف پڑھا تھا اس کا بھی اعادہ کرنا چاہئے تا کہ تمام قرآن شریف صحیح نماز میں ختم ہو۔ (فتاویٰ محمودیہ بحوالہ خانیہ)

مسئلہ: ایک شخص تراویح سمجھ کر نماز میں شریک ہوا پھر معلوم ہوا کہ امام وتر پڑھا رہا ہے، تو اس کو چاہئے کہ امام کے سلام کے بعد چوتھی رکعت بھی اپنی رکعات میں ملا لے لیکن اگر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا اور چوتھی رکعت نہیں ملائی تب بھی اس کے ذمہ اس کی قضا نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ)

تراویح میں رکعت یا قعدہ کا بھولنا

سوال..... تراویح کی دوسری رکعت میں بیٹھنا بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب..... تراویح کی دوسری رکعت پر قعدہ بھول کر کھڑا ہو جائے تو جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو واپس آ کر بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو کر کے نماز پوری کرے اور اگر تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو چوتھی رکعت ملا کر سجدہ سہو کر کے نماز مکمل کرے، مگر ان چار رکعت کو صرف دو رکعت شمار کیا جائے یعنی دو رکعت تراویح ہوں گی اور دو رکعت نفل۔ (ہندیہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر امام نے دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا بلکہ چار پڑھ کر

قعدہ کیا اور سجدۂ سہو بھی کرلیا تو یہ اخیر کی دو رکعت تراویح شمار ہوں گی اور پہلی دو رکعت نفل ہو جائیں گی۔ (فتاویٰ محمودیہ بحوالہ کبیری)

سوال...... امام یا منفرد نے تراویح کی تین رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا تو اب اس کی دو رکعت تراویح ٹھیک ہوئی یا نہیں؟

جواب...... اگر امام یا منفرد دوسری رکعت میں بیٹھ گئے تھے تب تو دو رکعت تراویح صحیح ہو گئیں، لیکن نفل کی ایک رکعت ملا چکا تھا لہٰذا چوتھی رکعت بھی ملانی چاہیے تھی مگر جب کہ درمیان میں سلام پھیر دیا تو اب دو رکعت نفل کی قضاء پڑھنا واجب ہو گئی۔ اور اگر دوسری رکعت کا قعدہ بالکل کیا ہی نہیں بلکہ بھول کر تیسری رکعت کے بعد دو رکعت سمجھ کر سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی۔ اب یہ دو رکعت تراویح دوبارہ پڑھنی پڑیں گی۔ اور ان تین رکعات میں جس قدر قرآن شریف پڑھا تھا، اس کا بھی اعادہ ہوگا۔ (خانیہ)

تراویح میں غلطی بتانے کا طریقہ

سوال...... اگر تراویح میں امام غلطی سے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو مقتدیوں کو کن الفاظ کے ذریعے امام کو اس کی غلطی یاد دلانی چاہیے؟

جواب...... تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے مقتدیوں کو لفظ سبحان اللہ کہنا چاہیے تاکہ امام واپس قعدہ میں بیٹھ جائے۔

(فتاویٰ محمودیہ بحوالہ ہندیہ ص ۷۸ ج ۱)

مسئلہ: تراویح میں امام کو قرات وغیرہ میں غلطی بتلانے کے لئے نابالغ حافظ کو مقرر کرنا جائز ہے اور نابالغ حافظ جب امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو

اور امام کو لقمہ دے تو جائز ہے اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

(طحطاوی علی المراقی بتصرف)

مسئلہ: اور نیز مردوں کی صف اول میں امام کے پیچھے نابالغ حافظ کو غلطی بتلانے کی غرض سے کھڑا کرنا بھی جائز ہے۔ (احسن الفتاویٰ بتصرف)

بلا عذر تراویح بیٹھ کر پڑھنا

مسئلہ: بلا عذر تراویح بیٹھ کر پڑھنے سے تراویح ادا ہو جائے گی مگر ثواب نصف ملے گا۔ (فتاویٰ محمودیہ بحوالہ ہندیہ)

مسئلہ: اگر امام کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر تراویح پڑھائے تب بھی مقتدیوں کو کھڑے ہو کر پڑھنا مستحب ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ بحوالہ خانیہ)

جماعتِ تراویح میں شرکت کے مسائل

مسئلہ: کوئی شخص ایسے وقت جماعت میں شریک ہوا کہ امام قرات شروع کر چکا تھا تو اب اس کو سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ نہیں پڑھنا چاہئے۔

(فتاویٰ محمودیہ بحوالہ کبیری)

مسئلہ: اگر مسبوق نے امام کے ساتھ یا امام سے کچھ پہلے بھول کر سلام پھیر دیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں اور اگر امام کے لفظ السلام کہنے کے بعد سلام پھیرا ہے تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ بحوالہ محیط)

مسئلہ: مسبوق اپنی نماز پوری کرنے کے لئے اس وقت تک نہ اٹھے جب تک کہ امام کی نماز ختم ہونے کا یقین نہ ہو جائے۔ (محیط)

کیونکہ بعض دفعہ امام سجدۂ سہو کے لئے سلام پھیرتا ہے اور مسبوق اس کو ختم

کا سلام سمجھ کر اپنی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ایسی صورت میں فوراً لوٹ کر امام کے ساتھ شریک ہو جانا چاہیے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایسے وقت میں آیا کہ امام رکوع میں تھا، یہ فوراً تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں شریک ہوا اور جب ہی امام نے رکوع سے سر اٹھالیا، پس اگر سیدھا کھڑا ہونے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں گیا تھا اور رکوع میں جھکنے سے پہلے پہلے اللہ اکبر کہہ چکا تھا اور کمر کو رکوع میں برابر کر لیا تھا اس کے بعد امام نے رکوع سے سر اٹھایا ہے تب تو رکعت مل گئی، تسبیح اگر چہ ایک مرتبہ بھی نہ کہی ہو۔اور اگر امام کے سر اٹھانے سے پہلے رکوع میں کمر کو برابر نہیں کر سکا تو رکعت نہیں ملی، اور اگر تکبیر سیدھے کھڑے ہو کر نہیں کہی بلکہ جھکتے ہوئے کہی اور رکوع میں پہنچ کر ختم کی ہے تو یہ نماز شروع کرنا ہی صحیح نہیں ہوا، اور اس کی نماز نہیں ہوئی۔(فتاویٰ محمودیہ بحوالہ محیط)

مسئلہ: اگر قیام میں امام کے ساتھ شریک ہو گیا مگر رکوع امام کے ساتھ نہیں کیا، بلکہ امام کے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رکوع کیا، تب بھی رکعت مل گئی۔(فتاویٰ محمودیہ بحوالہ محیط بتصرف)

مسئلہ: اگر رکوع میں امام کے ساتھ آکر شریک ہوا اور صرف ایک ہی مرتبہ تکبیر کہی تھی یعنی تکبیر تحریمہ اور رکوع کی تکبیر دونوں نہیں کہیں تب بھی نماز صحیح ہو گئی۔(فتح القدیر) بشرطیکہ تکبیر کھڑے ہونے کی حالت میں کہی ہو، رکوع میں نہ کہی ہو۔

مسئلہ: امام جب تشہد کے لئے بیٹھا تو ایک مقتدی سو گیا، امام نے سلام

پھیر کر دوسری دو رکعتیں شروع کردیں، پھر جب تشہد کے لئے بیٹھا، تب یہ سونے والا جاگا، پس اگر اس کو معلوم ہے کہ یہ دوسری رکعتیں ہیں تو سلام پھیر کر اس میں شریک ہوجائے اور امام کے سلام کے بعد کھڑے ہوکر مسبوق کی طرح دو رکعت پڑھے پھر امام کے ساتھ اگلی تراویح میں شریک ہوجائے۔

(فتاویٰ محمودیہ بحوالہ ہندیہ)

تین مسئلے

مسئلہ: امام کو چاہئے کہ تراویح کے دوران پورے قرآن شریف میں ایک مرتبہ کسی بھی سورت کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بھی زور سے پڑھے، آہستہ پڑھنے سے امام کا قرآن شریف تو پورا ہوجائے گا مگر مقتدیوں کا پورا نہ ہوگا۔ (فتاویٰ محمودیہ)

مسئلہ: اگر کوئی آیت چھوٹ گئی اور کچھ حصہ آگے پڑھ کر یاد آیا کہ فلاں آیت چھوٹ گئی ہے، تو اس چھوٹی ہوئی آیت کے پڑھنے کے بعد آگے پڑھے ہوئے حصہ کا اعادہ بھی مستحب ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ بحوالہ ہندیہ ص ۱۱۸)

مسئلہ: کسی چھوٹی سورت کا فصل کرنا دو رکعت کے درمیان فرائض میں مکروہ ہے تراویح میں مکروہ نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ بحوالہ بحر)

تراویح کی قضا نہیں ہے

مسئلہ: اگر تراویح کسی وجہ سے فوت ہوجائے اور رات گزر جائے تو دن میں یا کسی اور وقت ان کی قضا نہیں، نہ جماعت کے ساتھ نہ بغیر جماعت کے اگر کسی نے قضا کی تو وہ تراویح نہ ہوں گی بلکہ نفلیں ہوں گی۔ (فتاویٰ محمودیہ بحوالہ بحر)

کیونکہ قضا فرائض اور واجبات یا فجر کی سنّتوں کی ہوتی ہے۔

(درمختار و ہندیہ)

تراویح میں سجدۂ تلاوت کے احکام

مسئلہ: آیت سجدہ کے بعد فوراً ہی سجدہ تلاوت کرنا افضل ہے لیکن اگر نماز میں آیت سجدہ کے بعد سجدہ تلاوت نہ کیا بلکہ رکوع کرلیا اور اس میں اس سجدہ تلاوت کی نیت کرلی تب بھی سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا۔ اور اگر رکوع میں نیت نہیں کی تو اس کے بعد نماز کے سجدہ سے بلا نیت بھی یہ سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا۔ لیکن یہ جب ہے کہ آیت سجدہ کے بعد تین آیتوں سے زیادہ نہ پڑھا ہو، اگر آیت سجدہ کے بعد تین آیتوں سے زیادہ پڑھ چکا ہو تو اب اس سجدہ تلاوت کا وقت جاتا رہا، نہ نماز میں ادا ہو سکتا ہے نہ خارج نماز بلکہ توبہ واستغفار کرنا چاہئے۔ (محیط، فتاویٰ محمودیہ بحوالہ محیط)

مسئلہ: اگر آیت سجدہ جو کہ سورت کے ختم پر ہے پڑھ کر سجدہ کیا تو اب سجدہ سے اٹھ کر فوراً رکوع نہ کیا جائے (اس خیال سے کہ سورت ختم ہو ہی گئی) بلکہ تین آیت کی مقدار پڑھ کر رکوع کرنا چاہئے۔ (فتاویٰ محمودیہ بحوالہ محیط)

مسئلہ: آیت سجدہ پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ تلاوت واجب ہوتا ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ بحوالہ محیط)

مسئلہ: سورۂ حج میں پہلا سجدہ واجب ہے، دوسرا نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ بحوالہ محیط)

مسئلہ: اگر خارج نماز آیت سجدہ کی تلاوت کی مگر سجدہ نہیں کیا، نماز میں وہی آیت دوبارہ پڑھی اور سجدہ کیا تو یہ سجدہ دونوں دفعہ کے لئے کافی ہو جائے گا اور اگر

پہلے سجدہ کرلیا تھا تو اب دوبارہ بھی سجدہ کرنا واجب ہے۔(فتاویٰ محمودیہ بحوالہ محیط)

مسئلہ: اگر امام نے آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کیا اور کوئی شخص آیت سجدہ سن کر امام کے ساتھ اس سجدے کے بعد اس رکعت میں شریک ہو گیا تو اس کے ذمہ سے یہ سجدہ ساقط ہو گیا اور اگر اس رکعت میں شریک نہیں ہوا تو اس کو خارج صلوٰۃ علیحدہ سجدہ کرنا واجب ہے۔(فتاویٰ محمودیہ بحوالہ محیط)

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد و آله واصحابه وبارک وسلم تسلیما کثیرا.

عیدِ سعید

اور ہمارے گناہ

تالیف

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

ناشر

مکتبۃ الاسلام کراچی

فون نمبر: 3 5016664-5

ماہِ رمضان کے فضائل اور مسائل

اس رسالہ میں رمضان المبارک کے اہم فضائل اور ضروری مسائل لکھے گئے ہیں، ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے ان کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

فون نمبر: 35016664-5